محبت و عشق والے قصے اور رومانٹک فلمیں دیکھنے کا حکم

حكم قراءة القصص العاطفية ومشاهدة الأفلام الرومانسية

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

محبت و عشق والے قصے اور رومانٹك فلمیں دیكھنے كا حكم

میرا بہترین مشغلہ رومانٹك ڈائجسٹ اور ناول پڑھنا ہے، جن میں بعض اوقات ہیرو اور ہیروئن كے جنسی تعلقات اور مشاہد كو تفصیلا بیان كیا گیا ہوتا ہے، یہ علم میں رہے كہ میں نماز بھی ادا كرتی ہوں، اور پردہ بھی كرتی ہوں، اور بہت زیادہ اللہ كا تقوى اور ڈر بھی ركھتی ہوں، اور میرا كسی بھی نوجوان سے كوئی تعلق نہیں ہے، لیكن میں ایك رومانسی لڑكی ہوں، اور موسیقی سننا، ار رومانٹك افلام دیكھنا پسند كرتی ہوں، لیكن مجھے جو چیز پریشان كرتی ہے وہ یہ ناول ہی ہیں.

الحمد للہ

اول:
عشق و محبت كے قصے اور ناول پڑھنے كے بہت سے نقصانات ہیں خاص كر جب انہیں پڑھنے والا نوجوان لڑكا یا لڑكی ہو، اور وہ نقصانات یہ ہیں:
ایسے ناول اور قصوں سے شہوت انگیزی، ہیجان پیدا ہوتا ہے، اور گندے اور ردی قسم كے خیالات كو مہیز ملتی ہے، اور دل اس ناول اور قصہ میں بیان كردہ ہیرو یا اس كے مقابلہ میں ہیروئن كے ساتھ دلی تعلق پیدا ہوتا ہے، اور وقت وہاں صرف كیا جاتا ہے جس میں نہ تو دنیاوی فائدہ ہے اور نہ ہی دینی فائدہ، بلكہ غالبا اس میں نقصان ہی ہوتا ہے.

اور شریعت اسلامیہ نے حرام كام كی طرف لے جانے والے وسائل اور دروازوں كو بھی بند كرتے ہوئے حكم دیا ہے كہ:

آنكھیں نیچی ركھی جائیں، اور عورت كے ساتھ خلوت سے بھی منع كیا ہے، اور اسی طرح عورت كا بات چیت میں نرمی اختیار كرنا بھی منع ہے، جس سے مرد میں ہیجان اور شہوت پیدا ہو، اور وہ اسے فحاشی پر آمادہ كرے.

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ اس طرح كے قصے اور ناول پڑھنا شريعت كے بالكل مخالف ہے، كيونكہ اس ميں مردوں سے تعلق قائم كرنے اور ان كى تصاوير اور اشكال اور لڑكيوں سے ان كے انداز مخاطب كى نقالى پيدا ہوتى ہے، اس پر مستزاد يہ كہ عشق و محبت كى فاحشہ قسم كى اقسام اور حرام ملاقات پيش كى جاتى ہيں، اور جو چيز بھى اس طرح كى ہو اس كے حرام ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں.

دوم:
موسيقى سننا حرام ہے، كيونكہ اس كى حرمت كے كئى ايك دلائل احاديث ميں ملتے ہيں، ان دلائل كو ہم نے تفصيلا سوال نمبر (٥٠٠٠) اور (٢٠٤٠٦) كے جوابات ميں بيان كيا ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

سوم:
رومانٹك فلميں ديكھنے كے متعلق بھى وہى كلام كى جاتى ہے جو رومانٹك ناول پڑھنے ميں، بلكہ فلميں تو اس سے بھى زيادہ نقصان دہ ہيں، اور اس ميں خرابى زيادہ ہے، كيونكہ اس ميں تو ان معانى كو جسمانى شكل اور حركات و مختلف صور ميں سكرين پر پيش كيا جاتا ہے، اور فلم بين اس كا اپنى آنكھوں سے مشاہدہ كرتے ہيں، اور اس ليے بھى كہ اس ميں ستر پوشى نہيں ہوتى بلكہ عورتوں كا ستر ديكھا جاتا ہے، اور فجور كا مطالعہ ہوتا ہے اور پھر اس پر مستزاد يہ كہ اس ميں اس قسم كى موسيقى ہوتى ہے جو شہوت ميں ہيجان پيدا كرتى ہے، اور فحاشى كى دعوت ديتى ہے، جو كسى عقل مند پر مخفى نہيں، تو يہ بہت ہى تعجب والى بات ہے كہ آپ ان افلام كے متعلق پريشان نہ ہوں.

حاصل يہ ہوا كہ: يہ سب كچھ ممنوع ہے، اور يہ حرام اور گناہ كا ذريعہ اور دروازہ ہے، اور اس كام كو انجام دينے والا بہت خطرناك موڑ پر پہنچ چكا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:
" اللہ سبحانہ و تعالى نے ابن آدم پر زنا كا حصہ لكھ ركھا ہے جسے وہ لا محالہ پا كر رہے گا، تو آنكھ كا زنا ديكھنا ہے، اور زبان كا زنا بات چيت

کرنا ہے، اور نفس اس کی خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور فرج اس سب کی تصدیق کرتی ہے، اور جھٹلاتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٦٢٤٣) صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٦٥٧).

اور مسلم کی روایت میں ہے:
" ابن آدم پر اس کا زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے، وہ اسے لامحالہ پا کر رہیگا، تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور کانوں کا زنا سننا ہے، اور زبان کا زنا کلام ہے، اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں کا زنا چلنا ہے، اور دل اس کی خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور اس سب کی تصدیق یا تکذیب شرمگاہ کرتی ہے "

چنانچہ آپ اس حدیث پرغور کریں، اور جن فلموں کا آپ نے ذکر کیا ہے انہیں دیکھیں اور ان کے متعلق غور کریں، کیونکہ ان افلام کا مشاہدہ آنکھوں اور کانوں کے زنا پر مشتمل ہے، اور دل خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اللہ تعالی ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حرام فعل اور چیز فوری طور پر ترک کرنی ضروری اور واجب ہے، اور گناہ کے بعد گناہ کرنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا جب بندہ کوئی برائی اور گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایك سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اور جب وہ اس گناہ کو ترك کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے تو اس میں زیادتی کر دی جاتی ہے، حتی کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے، اور یہ وہی ران (یعنی زنگ) ہے جسے اللہ تعالی نے (بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ چکا ہے، اس کے باعث کہ جو وہ عمل کرتے رہے ہیں). کے الفاظ میں قرآن مجید میں بیان کیا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (٣٣٣٤) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (٤٢٤٤) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور آپ یہ بھی علم رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترك کر کے اس سے رك جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ جتنی جلدی ہو سکے اس سے سچی اور پکی توبہ کریں، اور ان حرام کاموں کو فورا چھوڑ دیں، اور آپ اپنے آپ کو ان کاموں میں مشغول رکھیں جو آپ کے دین اور دنیا کے لیے فائدہ مند ہوں اور آپ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ کریں، اور فائدہ مند تقاریر اور دروس کی سماعت کریں، جو آپ کو اللہ کی یاد دلائیں، اور آپ کو دار آخرت کی یاد دلاتی رہیں، اور آپ کو حرام سے دور رکھیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی راہنمائی اور توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب